مسجد کے آداب

14-July-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه	وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه	وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه
نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف	(ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت:

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ اہلسنّت اور ادبِ مسجد

رمضان کا بابرکت مہینہ تھا اور سرزمینِ ہند کے تاریخی شہر بریلی شریف میں مُوسَلا دھار بارش برس رہی تھی، اُوپر سے ایسی سَخْت سردی تھی کہ لوگ اُونی کپڑے پہنے لحافوں میں دَبکے ہوئے تھے، مگر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فیضانِ رمضان سے فیضیاب ہونے کیلئے مسجد میں مُعْتَکِف تھے، ہر لمحہ یادِ خدا و ذِکرِ مصطفےٰ میں گُزر رہا تھا۔ لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر جاچکے تھے اور اب گھڑی کی سُوئی عشاء کا وَقْت قریب ہونے کی خبر دے رہی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ عشاء کے لئے وُضو کی فکر ہوئی! مگر وہاں بارش کے ٹھنڈے پانی سے بچ کر وُضو کرنے کی کوئی جگہ مُیَسَّر نہیں تھی۔ مسجد میں کرتے ہیں تو فرشِ مسجد مستعمل پانی سے آلُودہ ہوتا ہے اور باہر جا نہیں سکتے! کریں تو کیا کریں! مگر جسے اللہ پاک اپنے دِین کے لئے چُن لیتا ہے اُسے فَہم و فراست سے بھی نواز دیتا ہے۔ چنانچہ پیکرِ خوف و خشیّت، سراپا اَدب و محبّت، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس مسئلہ کا ایسا خوبصورت حل نکالا، جسے دیکھ کر ہر مسجد کا ادب کرنے والا اَش اَش کر اُٹھے گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

---

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اپنے اَوڑھنے کے لحاف کو تہہ کرکے موٹا کیا اور اسی پر بیٹھ کر وضو کرلیا اور پُوری رات ٹھٹھر ٹھٹھر کر جاگتے ہوئے گُزار دی، لیکن وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گِرنے دیا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، باب عادات مبارکہ و معمولات، ص۱۲۱، بتغیر)

مسجد کی بے اَدبی کی مُختلف صُورتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے اندازہ لگائیے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں مسجد کے ادب واحترام کا کیسا جذبہ تھا کہ بارش اور سخت سردی کی رات میں خُود تو تکلیف اُٹھالی، مگر مسجد میں پانی کا ایک قطرہ بھی گِرنے نہیں دیا۔ مگر افسوس! ہمارے مُعاشرے میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو مسجد کے آداب سے نا آشنا ہے۔ عُموماً لوگ وُضو کرنے کے بعد مسجد کی دَریوں اور فرش پر گیلے پیروں کے نشانات بناتے نیز ہاتھوں اور چہرے سے پانی کے قطرے ٹپکاتے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اَعضائے وُضو سے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا ناجائز و گُناہ ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۶۴۷)اسی طرح رَمَضانُ المُبارک میں اِعْتکاف کرنے والے بعض اَفراد بھی مسجد کے اِحْترام کو پسِ پُشت ڈال کر خُوب گپیں ہانکتے، قہقہے مارتے، پان، گٹکے چَباتے اور پھر مسجد کے کسی کونے میں تُھوکتے نظر آتے ہیں، کبھی مسجد کی دَریوں کے دھاگے نوچتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے مسجد کا تَقدُّس پامال ہوتا ہے۔ مسجد کی صفائی سُتھرائی رکھنے کا تو خُود اللہ پاک حکم ارشاد فرمارہا ہے، چُنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ کی آیت نمبر 125 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طَواف کرنے والوں اور اِعْتکاف کرنے والوں اور رُکُوع و سُجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔

مشہور مُفَسّرِ قرآن حکیمُ الاُمّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کو پاک وصاف رکھا جائے۔ وہاں گندگی اور بدبُو دار چیز نہ لائی جائے۔ (نور العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ ہم سب کی ذِمّہ داری ہے کہ حکمِ قرآنی پر عمل کرتے ہوئے مسجدوں کو ہر طرح کی گندگی اور بدبُو دار چیزوں سے بچا کر صاف سُتھرا رکھیں۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ہمیں اسی بات کا حکم ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی، پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوتِ قرآن، اللہ تعالٰی کے ذِکْر اور نماز کیلئے ہیں۔ (مسند امام احمد، ۴/۳۸۱، حدیث: ۱۲۹۸۳) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور ان میں سے گرد وغُبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ پاک کی رِضا کیلئے مسجد بنائے گا، اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مسجدیں گُزر گاہوں پر بنائی جائیں؟ اِرْشاد فرمایا: ہاں! اوران میں سے گرد وغُبار صاف کرنا حُورِ عین کا مہر ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب بناء المسجد، ۲/ ۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۹) معلوم ہوا کہ مسجد کی صَفائی کرنا، بہت ہی عظیمُ الشَّان اور فضیلت والا کام ہے۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک روایت سُنتے ہیں۔

مسجد کی صفائی پر انوکھا انعام

حضرتِ عُبَید بن مَرزُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف میں ایک عورت مسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا اِنْتقال ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مرتبہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی قَبْر کے قریب سے گُزرے تو دریافت فرمایا: یہ کس کی قبر

ہے؟ تو صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اُمِّ مِحْجَنْ کی۔ فرمایا: وہی جو مَسجد کی صَفائی کیا کرتی تھی؟ صحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جی ہاں ۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو اس کی قبر پر صَف بنانے کا حکم دیا اور اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مُخاطب کرکے فرمایا کہ تُو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھم نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا یہ سُن رہی ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اس سے زِیادہ سُننے والے نہیں ہو۔ پھر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ اس (عورت) نے میرے سوال کے جواب میں کہا: مسجد کی صَفائی کو (میں نے سب سے اَفضل عمل پایا)۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد وتطھیرھا الخ، رقم ۴، ج ۱، ص ۱۲۲)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مسجد سے مَحَبَّت کرنا اور اس کی صفائی ستھرائی میں حصّہ لینا کیسا پیارا عمل ہے کہ اس کی برکت سے اس عورت کی نمازِ جنازہ، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی پڑھائی۔ اس واقعے کو سننے کے بعد 3 باتوں کی ضروری وضاحت بھی سن لیجئے۔

(1) شریعت کو پردے کی حرمت کا بے حد لحاظ ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دور میں عورتیں مسجد میں باجماعت نمازیں ادا کرتی تھیں، پھر تغیرِ زمان (یعنی تبدیلیٔ حالات) کے سبب عورتوں کو مسجد کی حاضری سے منع فرمادیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے، امیر الْمؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا، وہ اُم الْمؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کے پاس شکایت لے گئیں، (تو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی تائید میں) فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں بھی حالت یہ (یعنی بگاڑ والی) ہوتی (تو) حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (فتاوی رضویہ، ۵۴۹/۹)

(2) اس مبارک واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس مُردے سے چاہیں، بات کرسکتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مُردے بھی مخلوق کی بات سُننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ

مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زندگی میں لوگوں کی سننے کی طاقت مختلف ہوتی ہے، بعض قریب سے سنتے ہیں، جیسے عام لوگ اور بعض دُور سے بھی سُن لیتے ہیں جیسے پیغمبر اور اَولیاء۔ مرنے کے بعد یہ طاقت بڑھتی ہے گھٹتی نہیں، لہٰذا عام مُردوں کو ان کے قبرستان میں جاکر پُکار سکتے ہیں دُور سے نہیں، لیکن انبیاء واَولیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دُور سے بھی پُکار سکتے ہیں، کیونکہ وہ جب زندگی میں دُور سے سُنتے تھے تو بعدِ وفات بھی سُنیں گے۔(علم القرآن، ص۲۰۸)

(3) **پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ولیِ اَقْرب یعنی میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار، اگر نمازِ جنازہ نہ پڑھ سکے، تو اُسے قبر پر جنازہ پڑھنے کا اِختیار ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 838 پر ہے کہ :ولی کے سوا کسی ایسے نے نمازِ (جنازہ) پڑھائی جو ولی پر مُقدم (افضل) نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی، تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اِعادہ کر سکتا ہے اور اگر مُردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر (بھی) نمازِ (جنازہ) پڑھ سکتا ہے اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے زمانۂ اقدس میں تمام مسلمانوں کے ولیِ اقرب ہیں: چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: زمانۂ اقدسِ حُضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تمام مسلمین کے ولیِ اَحَق واَقْدم (سب سے بڑے مالک) خُود حُضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(خود) رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: **اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِم** یعنی میں مُسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں۔ (مسلم، کتاب الفرائض، باب ترک مالاً فلورثتہ، ص۸۷۴/۱۶۱۹) تو جو نمازِ جنازہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِطلاع دیئے بغیر اور لوگ پڑھ لیں، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر اعادہ فرمائیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نمازِ اَوّل (پہلی نمازِ جنازہ) ولی کے علاوہ کسی غیر نے پڑھائی۔ ولیِ اَحَق اختیارِ اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنے کا اختیار) رکھتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۹۱، ملخصًا) اسی لیے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُمِّ مِحجن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی قبر پر تشریف لے جاکر نمازِ جنازہ اَدا فرمائی اور جب ان سے افضل عمل کے بارے میں پُوچھا تو اُنہوں نے مسجد کی صفائی کو افضل عمل بتایا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا چاہیے کہ مسجد کی صَفائی کرنے والا اللہ پاک کا محبوب ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "**مَنْ اَلِفَ الْمَسجِدَ اَلِفَهُ اللّٰهُ** جو مسجد سے مَحبَّت کرتا ہے، اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج ۲، ص ۱۳۵) مسجد کی صفائی کرنے والے اور اس میں رہ کر اللہ پاک کی عِبادت ورِیاضت کرنے والے بڑے ہی خُوش نصیب ہیں۔ یقیناً مسجد اللہ پاک کی بہت ہی پیاری نعمت اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بہت زَبَردَست رُکاوٹ ہے جیسا کہ حضرتِ عبدُ الرّحمٰن بن مَعْقِل رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ **اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ** یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قَلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ رقم ۴، ج ۸، ص ۱۷۲)

مسجِد کی حیرت انگیز رَونقیں

مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! فِی زَمانہ شیطان کے شَر سے بچنے کیلئے مَساجد میں عِبادت و تلاوت کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں، بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ مسلمانوں کی حالت اس قدر اَبتَر (یعنی بُری) ہوتی جارہی ہے کہ نماز کے اَوقات میں مسجدیں ویران نظر آتی ہیں، جبکہ چوک، بازار، سنیما گھر اور تَفرِیحی مَقامات پر جَمِ غَفیر (یعنی بہت رَش) دکھائی دیتا ہے۔ مُؤَذِّن دن میں پانچ (5) مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (آؤ فلاح کی طرف) کی صَدا لگا کر مسجد میں آنے کی دعوت دیتا ہے، مگر بد قسمتی سے ہم اس حاضری سے محروم رہتے ہیں۔ لہٰذا مسجدوں کی ویرانی پر خُوب دل جلایئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بھائیوں کے 72 نیک اعمال میں سے نیک عمل نمبر 2 پر عمل کی اچھی نیّت سے اپنے گھر والوں، پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کو نماز کی ترغیب دِلا کر مسجد میں لایئے، زور و شور سے "مسجد بھرو تحریک" چلایئے اور ایک ایک بے نمازی پر اِنفرادی کوشش کرکے اسے نمازی بنایئے اور یُوں اپنی مَساجد کا تَحَفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان

اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو، اس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے۔ نیک عمل نمبر2 کیا ہے؟ آیئے اس کو بھی توجہ سے سُنتے ہیں: "کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (کاش! پہلی صف مع تکبیر اولی کبھی نہ چھوٹے۔) اس نیک عمل کی برکت سے پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اُس مُبارک دَور کو بھی یاد کیجئے کہ جب رات دن مسجِدیں آباد ہوا کرتی تھیں اور نمازیوں کی چہل پہل رہا کرتی تھی، چُنانچہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "نیک لوگ فکرِ آخِرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تا کہ جتنا زِیادہ ہو سکے، اِس مُختَصر ترین زِندگی کی مُہلَت سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی ہمیشگی والی نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہَر لڑکے وغیرہ کھانے پینے کی چیزیں فَروخت کرتے، یُوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گُزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔" (کیمیائے سعادت، ج۱ص۳۳۹) سُبْحٰنَ اللہ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مَساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسبِ حَلال اور والِدین و اَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقْت فارِغ بچے، اُسے ضَرور ذِکرو دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشش کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ ابُو سَعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہنشاہِ نُبوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمدورَفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے:

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔	اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۶، ج ۴، ص ۲۸۰)

مشہور مُفَسِّر قرآن حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ "تفسیرِ نعیمی" میں فرماتے ہیں: "خیال رہے کہ مسجد آباد کرنے کی گیارہ(11) صُورتیں ہیں:(۱)مسجد تعمیر کرنا(۲)اس میں اضافہ کرنا(۳)اسے وسیع کرنا(۴)اس کی مَرَمَّت کرنا(۵)اس میں چٹائیاں، فرش وفروش بچھانا(۶)اس کی قَلعی چُونا کرنا (۷)اس میں روشنی وزِینت کرنا(۸)اس میں نمازو تلاوتِ قرآن کرنا(۹)اس میں دِینی مدارس قائم کرنا (۱۰)وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا، آنا، رہنا(۱۱)وہاں اَذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔" (تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۱) مزید فرماتے ہیں: "مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں باجماعت نماز اَدا کرنے کا شوق صحیح مُومن کی علامت ہے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔" (تفسیر نعیمی، ج۱۰، ص۲۰۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَساجد کی آبادکاری اور دعوتِ اسلامی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مسجدوں میں رہ کر نمازِ باجماعت اَدا کرنا، ذِکۡرُ اللہ اور عِلۡمِ دِین سیکھنے سکھانے کے ذریعے انہیں آباد رکھنا، مومن کی علامت ہے۔ ہمیں بھی اپنا قیمتی وَقت فُضُولیات میں برباد کرنے کے بجائے زِیادہ سے زِیادہ مسجد میں گُزارنا چاہیے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے ہمیں ایسے کئی مَواقع فَراہم کردیئے ہیں، جن کے ذریعے ہم اپنا کثیر وَقت مسجد میں گزار سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ عِلۡمِ دِین کا ڈھیروں خزانہ بھی حاصل کرسکتے ہیں مثلاً،

1 پورے ماہِ رَمَضانُ الۡمُبارَک یا آخری عشرے میں تربیتی اِجتماعی اِعتکاف ہوتا ہے۔ جس میں ہزارہا

عاشقانِ رسولوں کو فرض عُلوم اور سنتیں سکھائی جاتی ہیں۔

2 مدنی قافلوں کے مُسافر عاشقانِ رسول بھی مسجدوں میں قیام کرتے ہیں، یُوں انہیں اپنا اکثر وقت مسجد میں گُزارنے اور عِلْمِ دِین حاصل کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

3 بعدِ فجر تفسیر سننے سنانے کا حلقہ ہوتا ہے، جس میں کم از کم تین (3) آیات، ترجمۂ کنزالایمان و تفسیر خزائن العرفان / تفسیر نورالعرفان / تفسیر صراط الجنان کے ساتھ سُنائی جاتی ہیں۔

4 مختلف نمازوں کے بعد مدنی درس یعنی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے ذریعے عِلْمِ دِین کے مدنی پُھول لُٹائے جاتے ہیں۔

5 دعوتِ اسلامی کے بعض مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) میں "دار السنّہ" مَوْجُود ہیں، بنیادی ضروریاتِ دِین، نماز کا عملی طریقہ، مختلف موضوعات پر سُنّتیں و آداب سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ آپ بھی مَساجد آباد کرنے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کیلئے اس عَظِیْم کام میں شامل ہو کر رحمتِ خُداوندی کے حقدار بن جایئے۔

6 مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اس کی برکت سے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسجدیں آباد رہتی ہیں۔

7 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وقتاً فوقتاً مختلف کورسز (مثلاً 63 دن مدنی تربیتی کورس، 7 دن 12 دینی کام کورس، 7 دن اصلاح اعمال کورس) اور مختلف مواقع پر ہونے والے مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ذریعے کثیر عاشقانِ رسول مسجدوں کو آباد رکھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مسجد کے آداب کا خیال رکھئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے گھروں کو آباد رکھنا اور ان سے مَحَبَّت کرنا بڑی سَعادت کی بات ہے، لیکن مَساجِد کے آداب کا خیال رکھنا اور اسے ہر طرح کی ناپسندیدہ اور

بد بُودار چیزوں سے بچانا بھی انتہائی ضروری ہے، چنانچہ

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن اور کچّی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک کہ بُو باقی ہو اور یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے، جس میں بُو ہو، جیسے گَنْدَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچا گوشت اور مِٹّی کا تیل، وہ دِیا سَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دَہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو، جب تک بُو مُنْقَطَع (یعنی ختم) نہ ہو، اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانَعت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۶۴۸)

مُنہ میں بدبُو ہو تو مسجِد میں جانا حرام ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مُنہ میں بدبو ہونے کی صورت میں جب تک بُو ختم نہ ہو جائے مسجد میں جانا منع ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بارے میں مدنی پُھول ارشاد فرماتے ہیں: "بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے، یعنی ابھی خواہش باقی ہو کہ ہاتھ روک لیجئے۔ اگر خوب ڈٹ کر کھاتے رہے اور وَقت بے وَقت سیخ کباب، برگر، آلو چھولے، پِزّے، آئسکریم، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پیٹ میں پہنچاتے رہے، پیٹ خراب ہو گیا اور خدا نخواستہ "گندہ دَہنی" یعنی مُنہ سے بدبو آنے کی بیماری لگ گئی تو سخت امتحان ہو جائے گا، کیونکہ مُنہ سے بدبو آتی ہو تو **مسجِد کا داخِلہ حرام** ہے، یہاں تک کہ جس وَقت مُنہ سے بدبو آ رہی ہو، اُس وَقت باجماعت نماز پڑھنے کے لئے بھی **مسجِد میں آنا گناہ** ہے۔ چُونکہ فکرِ آخرت کی کمی کے باعث لوگوں کی بھاری اکثریت میں کھانے کی حرص زیادہ اور آج کل ہر طَرف "فُوڈ کلچر" کا دَور دَورہ ہے، اِس

وجہ سے ایک تعداد ہے جن کے مُنہ سے بدبُو آتی ہے۔اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ سادہ غذا اور وہ بھی بھوک سے کم کھائے اور ہاضِمہ دُرُست رکھے۔ نیز جب بھی کھا چکے، خِلال کرنے اور خوب اچّھی طرح کلّیاں وغیرہ کرکے مُنہ صاف رکھنے کی عادت بنائے،ورنہ غذا کے اَجزا دانتوں کے خَلا(GAPE)میں رہ جاتے، سڑتے اور بدبُو لاتے ہیں۔ صِرف مُنہ کی بدبو ہی نہیں بلکہ ہر طرح کی بدبُو سے مسجِد کو بچانا واجب ہے۔

لہٰذا ہمیں مسجد کے آداب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے صاف ستھرا لباس پہن کر،خوشبو لگا کر مسجد میں حاضر ہونا چاہیے۔ ذرا غور کیجئے !اگر ہمیں حکمرانوں، وزیروں، افسروں یا کسی بڑے آدمی کے پاس جانا ہو تو صاف ستھرا لباس پہنتے، اور خوشبو لگاتے ہیں، مگر مسجد میں جانے کیلئے ایسا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ اللہ پاک تو تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے،اس کی شان و عظمت تو سب سے بلند و بالا ہے۔

امامِ اعظم کا قیمتی عمامہ ولباس

مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عمامہ کے فضائل“صفحہ 184 پر ہے کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رات کی نماز کے لیے ایک قیمتی لباس سِلوا رکھا تھا جس میں قمیص، عمامہ، چادر اور شلوار تھی، اس کی قیمت 1500 درہم تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسے روزانہ رات کے وقت زیبِ تن فرماتے اور ارشاد فرماتے: اللہ پاک کے لیے زِینت اختیار کرنا، لوگوں کے لیے زِینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔

(تفسیر روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۳۱، ۳/۱۵۴)

مسجِد کی حاضِری کیلئے زِینت اختیار کرنے کا تو خود اللہ پاک نے حکم ارشاد فرمایاہے: چنانچہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْراف آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ		تَرجَمۂ کنز العرفان : اے آدم کی اولاد ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

نَماز کیلئے عطر لگانا مُستَحب ہے

صدرُ الْاَ فاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ھَیئَت (یعنی عمدہ صورت وحالت) کے ساتھ نَماز کے لئے حاضِر ہو، کیونکہ نَماز میں ربّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زِینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔ (خَزائنُ العرفان ص ۲۹۱)

مسجد میں باتوں کی بدبُو!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو پانچوں وَقْت پاک صاف ہو کر خُوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہوں اور مسجد کی اَشْیاء وغیرہ بھی خراب نہیں کرتا ہوں، تو اس طرح میں بدبو پھیلا کر مسجد کی بے ادبی سے بچ جاتا ہوں۔ تو جواباً عرض ہے ضروری نہیں کہ ظاہری چیزوں سے ہی مسجد میں بدبُو پھیلتی ہو، بلکہ آج ہماری اکثریت ایسے مَرَض میں مُبتلا ہے کہ جس کا ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا اور ہم مسجدیں "بدبُودار" کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے "جو لوگ غیبت کرتے اور مسجِد میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ان کے منہ سے وہ گندی بدبُو نکلتی ہے، جس سے فِرِشتے، اللہ پاک کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔" (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۱۶/۳۱۲)

اس روایت کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے ذہن کے کسی گوشہ میں کبھی یہ بات آئی کہ مسجد میں غیبت کرنا، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا بھی منہ سے گندی بدبُو کے نکلنے کا سبب ہے؟ کیا کبھی اس بات کی طرف بھی ہمارا دھیان گیا کہ ہمیں مسجد میں فضول گوئی نہیں کرنی چاہیے؟ یاد رکھئے! مساجد کی تعمیر کا مقصد اس میں دنیاوی باتیں کرنا نہیں، بلکہ یادِ الٰہی میں مشغول رہنا

ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اللہ پاک کے داعی (یعنی دعوت دینے والے) کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ پاک کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں، تو اس کے عِوَض اللہ پاک کے یہاں جنّت ہے۔ عرض کی گئ: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! مسجدوں کی اچھی تعمیر کیا ہے؟ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ (کنز العمال، کتاب الصلاۃ، قسم الاقوال، ۷/۲۷۳، حدیث: ۲۰۸۳۷) ہمارے اَسلاف مسجد کے آداب کا بڑا خیال رکھتے اور مسجد میں دُنیوی باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے۔

بے ادبوں کو مسجد سے نکال دیا

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اُن لوگوں کو مساجد میں زیادہ بیٹھنے سے منع کرتے تھے جو مساجد کے آداب نہیں جانتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، جو فضول باتیں کر رہے تھے۔ تو اپنی چادر لپیٹ کر ان کو مارا اور وہاں سے نکال دیا اور فرمایا: تم نے اللہ پاک کے گھروں کو دنیا کے بازار بنا رکھا ہے، حالانکہ یہ تو آخرت کے بازار ہیں۔ (تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص ۱۶۲)

حضرت سائب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا، تو کسی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو جو مسجد میں زور زور سے باتیں کر رہے تھے، میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیر المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سخت سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث ۴۷۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو اللہ پاک کے یہ نیک بندے ہیں، جو مسجد کے آداب کا بے حد خیال رکھتے تھے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ آدابِ مسجد سے بالکل ناواقف ہیں۔ فضول باتیں تو اپنی جگہ، بسا اوقات کئی لوگ مَعَاذَاللہ فحش کلام تک کرجاتے ہیں۔ اس قسم کی بے حرمتی عُموماً مسجد میں نکاح یا تیجہ وغیرہ کی تقریب میں ہوتی ہے۔ کچھ لوگ تو نکاح کے معاملات یا قرآنِ پاک کی تلاوت میں مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ایک کونے میں اپنی باتوں کی محفل سجالیتے ہیں۔ پھر فُضُول باتوں، غیبتوں، چُغلیوں، مذاق مسخریوں اور قہقہوں کا ایسا سلسلہ شُروع ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا کچھ خوف کیجئے! ہمارا یہ طرزِ عمل ہماری دنیا و آخرت کو برباد کرسکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف مسجد، خود اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کرتی ہے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۶ص ۳۱۲)

آیئے! مسجد میں دُنیوی باتوں اور مسجد میں ہنسنے کی مذمت پر روایات سنتے ہیں:

1 ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دُنیا کی باتیں کریں گے، تو اس وَقْت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ اللہ پاک کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔ (شعب الإیمان، باب في الصلوت، فصل المشي إلی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

2 مسجد میں دنیاوی بات چیت، نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے، جس طرح چوپائے گھاس کو کھاتے ہیں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب اسرار الصلوۃ ومھماتھا، الباب الاول، ۳/۵۰)

3 مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔ (جامع الصغیر، فصل فی المحلی بأل من ھذا الحرف، ۱/۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱)

مسجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان تمام وعیدوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خود کو ہلاکت

سے بچایئے اور مسجد کے آداب بجالاتے ہوئے، اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ مسجِد میں چلتے وقت پاؤں کی دَھمک (دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو نیز چھڑی (WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چپّل، تھیلا (BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالیئے کہ آواز پیدا ہو۔ اگر موبائل فون ہو تو مسجِد میں اس کی گھنٹی بھی بند رکھئے، افسوس! فی زمانہ اس کی احتیاط بہت کم کی جاتی ہے، یہاں تک کہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانہ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَاللہ میوزیکل ٹیونز (Musical Tunes) گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہو گا۔)

نیک عمل نمبر 49:

پیارے اسلامی بھائیو! مسجد کے آداب سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک کام "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں نیک بننے کا ایک نسخہ عطا فرمایا ہے جس میں بصورتِ سوال جواب نیک اعمال درج ہیں ان ہی نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 49 یہ ہے: "کیا آج آپ نے مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (مثلاً لائٹ، پنکھا، بجلی، وغیرہ کا بلاضرورت استعمال کرنا، ضرورت سے زیادہ پانی گرانا یا بہانا)"۔ بہت سے لوگ مسجد، آفس وغیرہ میں بجلی کے استعمال میں غفلت برتتے ہیں اور بلاضرورت پنکھے اور لائٹیں کھلی چھوڑ دیتے ہیں یہ اسراف ہے جو کہ گناہ ہے اور مسجد میں ہو تو حکم اور سخت ہو گا کیونکہ مسجد کی بجلی کا بل چندے کے مال سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کئی لوگوں کے پیسے شامل ہوتے ہیں اس لئے مسجد میں بجلی اور پانی وغیرہ کے استعمال میں بہت احتیاط کرنی چاہیے جبکہ مسجد کی دوسری چیزیں تو اپنے ذاتی استعمال میں لا ہی نہیں سکتے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے۔ اللہ پاک

ہمیں نیک اعمال کا رسالہ پابندی کے ساتھ پُر (Fill) کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مسجد میں داخلے کی ممانعت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پاگلوں، بچوں اور نشہ میں مدہوش افراد کا مَسجد میں آنا بھی مسجد میں پائی جانے والی برائی ہے، اس سے بھی مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرتِ علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **فیضانِ سُنَّت، جلد اوّل، صفحہ 1220** پر تحریر فرماتے ہیں: **ایسا بچّہ جس سے نَجاست** (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) **کا خَطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** (ردالمحتار، ۲/۵۱۸) **صفحہ 1221** پر فرماتے ہیں: **بچّہ یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اس) کو دَم کروانے کے لئے بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ چھوٹے بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بلکہ "ڈائپر پہنا کر" بھی نہیں لا سکتے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسجد کے حوالے سے **فیضانِ سُنَّت** (جلد اوّل) صَفحہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھولوں میں سے چند مدنی پھول قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ چنانچہ

(1) مسجِد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "جذبُ القُلوب" میں نقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذرّہ) بھی پھینکا جائے، تو اس سے مسجِد کو اس قدَر تکلیف پہنچتی ہے، جس قدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

(2) مسجِد کی دیوار، اِس کے فرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں

سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نَوچنا سب ممنوع ہے۔

(3) ضَرورتاً (مسجِد کے اندر) اپنے رُومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

(4) مسجِد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے، وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

(5) جُوتے اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گرد کا کوئی ذرّہ نہ گرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

(6) مسجِد کے وُضو خانے پر وُضو کرنے کے بعد پاؤں وضو خانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بد نُما ہو جاتی ہیں۔

(7) مسجِد کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صَحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے، حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو، اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں، تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا اِرادہ کرے، پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

(8) مسجِد میں اگر چھینک آئے تو کوشِش کریں آہِستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الْاِمکان آواز دَبائی جائے، اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذِیبی ہے۔ حدیثِ (پاک) میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ڈکار لی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔“ (شَرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۳ حدیث ۳۹۴۴) اور جماہی میں

آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو، کیونکہ یہ شیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حتَّی الاِمکان مُنہ بند رکھیں، مُنہ کھولنے سے شیطان مُنہ میں تُھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دَبالیں اوراس طرح بھی نہ رُکے تو حتَّی الاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے مُنہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اورانبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ”انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جماہی نہیں آتی۔“ اِنْ شَآءَ اللہ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۴۹۹،۴۹۸)

(9) تَمَسْخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

(10) مسجِد میں حدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) منع ہے۔

(11) قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سری سقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشہ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: ”سری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟“ مَعًا (یعنی فورًا) پاؤں سمیٹے اورایسے سَمیٹے کہ وقتِ انتقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص۱۳۱) (چھوٹے بچّوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور اور بچوں کو قضائے حاجت کرواتے وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

(12) استِعمال شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا، گستاخی و بے ادبی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی مسجد کے آداب کا مُعامَلَہ اِنتہائی نازُک ہے، اس لئے خُوب اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی بے احتیاطی کے سبب ہم مسجد کے حُقُوق پامال کر بیٹھیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ

بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ مسجد کے آداب کا بہت خیال فرماتے ہیں: ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک بار شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے مسجد میں داخل ہونے سے قبل جُوتے اُتارے، دونوں پاؤں کپڑے سے صاف کیے اور پھر مسجد میں داخل ہوئے۔ مدنی مُذاکرے میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوتے وَقت کپڑے سے اپنے پاؤں صاف کرلیتا ہوں تاکہ مٹی کا کوئی ذرّہ مسجد میں نہ چلا جائے۔ مزید فرماتے ہیں: ”میں سُنَّت پر عمل کی نیت سے داڑھی اور بھنوؤں پر بھی تیل لگاتا ہوں، لیکن اسے خُوب اچھی طرح صاف کرلیتا ہوں تاکہ اس تیل کی چکناہٹ سے مسجد کا فرش آلودہ نہ ہو جائے۔“

اَمیرِ اہلسُنَّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اکثر جیب میں شاپر رکھتے ہیں اور مسجد کے فرش پر گِرے ہوئے بال و ذرّات وغیرہ اُٹھا کر اس میں ڈالتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی زائد شاپر بھی رکھتے ہیں جو کہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دِلا کر تحفے میں پیش فرماتے اور اس طرح مسجد سے ذَرّات وغیرہ اُٹھانے کا ذِہن بناتے ہیں۔ مسجد کے آداب کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا رسالہ ”مسجدیں خُوشبو دار رکھئے“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی حسبِ توفیق تحفۃً پیش کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

شعبہ خُدَّامُ المساجد:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مَساجد کی اَہَمِیَّت اور اَدَب واِحترام دل میں بٹھانے، باجماعت نماز کی عادت بنانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، نیکی کی دعوت عام کرنے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے، نیک اعمال پر عمل کرنے اور دوسروں کو ترغیب دلانے کا ذہن پانے کیلئے دعوتِ

اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور دِین کے کاموں میں ترقی کیلئے جتنا بن پڑے، دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کیجئے۔ دعوتِ اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کم و بیش 80 سے زائد شعبہ جات میں دینی کام کررہی ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ خدام المساجد بھی ہے، اس شعبے کا قیام شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کے اس خواب کی تکمیل ہے کہ اے کاش! ہماری مَساجِد آباد ہوجائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور نفس وشیطان کی وجہ سے مخلوق جو اپنے خالق سے دُور ہوچکی ہے، قریب ہوجائے۔

شعبہ "خُدَّامُ الْمَسَاجِد" پرانی مَساجِد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مساجد کی تعمیر کے لیے بھی کوشش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس ضِمن میں مساجد کی تعمیرات وغیرہ کا سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں جاری رَہتا ہے۔ جن علاقوں یا شہروں میں مَساجد کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں مجلس خدّام المساجد کے ذمہ داران، وہاں کے علاقے یا شہر یا کابینہ کی مشاورت کے نگران کے ذریعے دار الافتاء اہلسنَّت سے شرعی رہنمائی لے کر جگہ (Plot) کے حُصُول کی کوشش اور مخیّر افراد سے تعمیرات کی ترکیب کرتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پُھول سے سونے جاگنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث: ۴۸۹۷، ۴/۲۷۸) ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ، ۵/۳۷۶) مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۳/۷۹) ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیۃ، ۵/۳۷۶)

﴾اعلان﴿

چھینکنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﻧِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتَّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شَفاعت واجِب ہو جاتی ہے۔(3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(4)

﴿2﴾ گویا شبِ قَدر حاصل کرلی

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

2…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

4…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [1]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 14 جولائی 2022ء
(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سونے جاگنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً)، ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اُٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا۔ (اَیضاً)، ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ☆اُسی وَقت اس کا پکا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاویٰ ہندیة، ۵/۳۷۶)

1 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۲۹)، ☆میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شَہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۳۰) ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نمازہے۔ (مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث: ۱۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کفر و فقر سے پناہ کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "کفر و فقر سے پناہ کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (نسائی، ص ۸۷۲، حدیث: ۱۳۴۴)

ترجمہ: اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (مدنی پنج سورہ، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں

گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اِتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8)کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (9)آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی

میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ"کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35)کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے"مَدَنی چینل"دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش

کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یامَعَاذَ اللہ بلااِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمین

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد